سوال

(109) دوبارہ نماز جنازہ کا حکم کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

برمنگھم سے محمد امین لکھتے ہیں:

میرا تعلق پاکستان کے جس علاقے سے ہے اس کی آبادی کا ایک خاصا حصہ یہاں برطانیہ میں فی الحال مقیم ہے۔ اکثریت بمع اہل وعیال رہائش پذیر ہیں۔ لیکن کسی کی موت واقع ہوجانے کی صورت میں اس کی میت دفنانے کے لئے پاکستان بھجواتے ہیں۔ بے پناہ ہوائی سفر کے اخراجات کی وجہ سے میت کے ہمراہ خاندان کا ایک آدھ فرد ہی جاسکتا ہے۔ لہٰذا یہاں مسئلہ میت کی نماز جنازہ کا پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ مسلک کے لحاظ سے ہم حنفی ہیں۔ اس لئے بعض علماء کہتے ہیں حنفی مسلک میں میت کا جنازہ صرف ایک ہی دفعہ کیا جاسکتا ہے جس کی طرف اشارہ بہشتی زیور حصہ اول میں ان لفظوں میں کیا گیا ہے ''ایک جنازے کی نماز کئی دفعہ پڑھنا جائز نہیں مگر ولی میت کو جب کہ اس کی بغیر اجازت کسی غیر مستحق نے نماز پڑھا دی ہو دوبارہ پڑھنا درست ہے۔''

ایسی صورت میں ورثاء کی یہ پریشانی لاحق ہوجاتی ہے کہ اگر جنازہ یہاں کیا جائے تو پاکستان کے احباب ورشتہ دار محروم ہوجاتے ہیں اور اگر وہاں جنازہ پڑھا جائے تو یہاں کے قریبی احباب ورشتہ دار محروم ہوتے ہیں۔

چونکہ یہ بیان کیا گیا مسئلہ فقہی قیاس معلوم ہوتا ہے۔ امکان غالب یہی ہے کہ اس وقت ایسی صورت نہ پیش آتی ہو۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ وضاحت فرمائیں کہ قرآن و حدیث کی رو سے ایک سے زیادہ نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے کہ نہیں تاکہ پریشانی دور ہوسکے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک میت پر دو دفعہ نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور دوسرے چند اماموں کے نزدیک دوسری مرتبہ نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جنہوں نے پہلے نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ولی کے سوا کسی دوسرے کے لئے دوبارہ نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

جمہور کی دلیل بخاری و مسلم کی وہ حدیث ہے جو حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں رات کے وقت کوئی میت دفن کی گئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

متی دفن ہذا قالوا البارحۃ قال افلا اذنتمونی قالوا دفناہ فی ظلمۃ اللیل فکرہنا ان نوقظک فقام و صففنا خلفہ فصلی علیہ (فتح الباري ج ۳ کتاب الجنائز باب الاذان بالجنازۃ ص ۴۵۴ رقم الحدیث ۱۲۴۷)

''یہ کب دفن کیا گیا؟ لوگوں نے کہا: رات کو۔ تو فرمایا: مجھے تم نے کیوں اطلاع نہیں دی؟ عرض کیا گیا ہم نے رات کے اندھیرے میں اسے دفن کیا اور اس وقت ہم نے آپ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا تو رسول اللہ اٹھے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں اور آپ نے نماز پڑھائی۔''

اب اس حدیث سے واضح طور پر جمہور کے مسلک کی تائید ہوتی ہے کہ دفن ہونے کے بعد دوبارہ نماز جنازہ پڑھی گئی اور ظاہر ہے دفن سے پہلے تو بالاولی جائز ہونی چاہیئے۔

کنز العمال میں حضرت علیؓ کے بارے میں بھی نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک میت پر نماز جنازہ پڑھی حالانکہ اس پر پہلے نماز پڑھی جا چکی تھی۔

احناف مذکورہ حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دوبارہ اس لئے نماز پڑھی تھی کہ آپ ولی تھے اور ولی کے لئے دوبارہ پڑھنا جائز ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس حدیث میں کوئی ذکر نہیں کہ آپ نے دوبارہ نماز ولی کے لئے خاص کی ہے۔ اگر یہ شرط ضروری ہوتی تو نبی کریم ﷺ خود اس کی وضاحت فرمادیتے اور دوسری بات یہ بھی قابل ذکر ہے کہ حضور ﷺ کے علاوہ صحابہ کرام نے بھی دوبارہ نماز پڑھی۔ اگر ولی کے لئے خاص ہوتی تو صرف آپ کو یہ پڑھنی چاہیے تھی۔

بہر حال حدیث مذکورہ سے واضح طور پر دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے اس لئے اس مسئلے میں زیادہ شدت اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔ اس لئے بھی کہ یہ میت کے لئے مسنون دعا کا ایک طریقہ ہے۔ جو لوگ اس سے محروم رہیں انہیں موقع دینا چاہیئے۔ اور اگر ولی پڑھے تو احناف بھی اجازت دیتے ہیں۔ اس لئے اگر میت کا ولی دوبارہ پڑھانا چاہتا ہے یا کسی اور کو اپنی طرف سے وکیل بنا کر نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کہے تو ایسی صورت میں احناف کے نزدیک بھی جائز ہونی چاہیئے۔ اور پھر حدیث کی دلیل آجانے کی بعد فروعی مسائل میں کسی ایک فقہ پر اصرار کرنا بھی ضروری نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص245

محدث فتویٰ